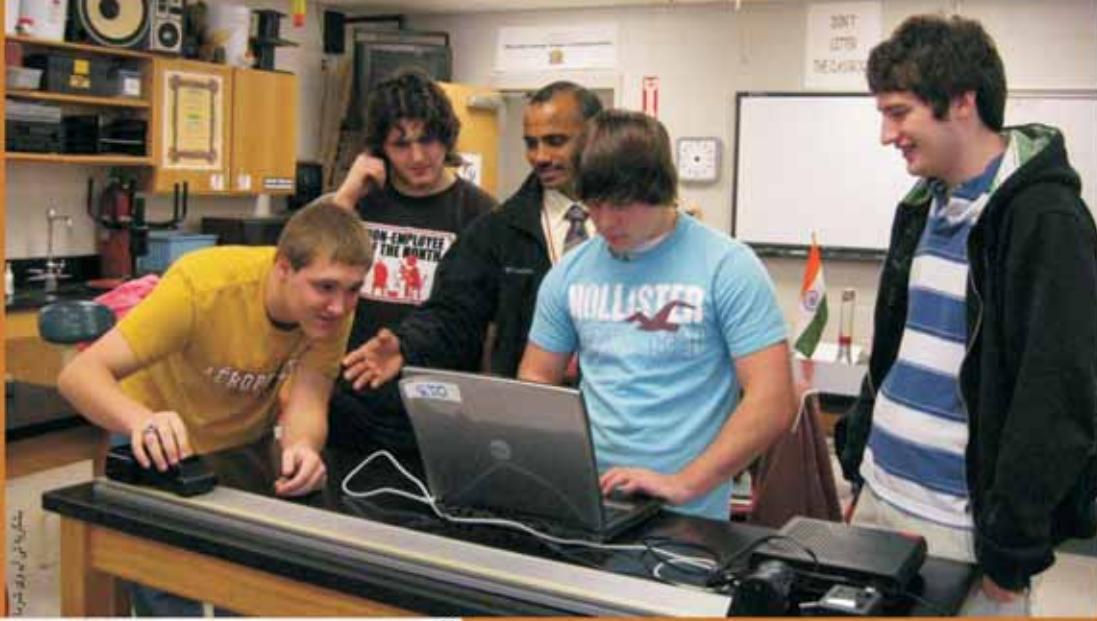


دانشی، کینڈر یا دو بالی، تہذیب اگری، آنھری دش کے چالوں  
تیجھی اسے وی شرم، نیک پھر اسکے کمبل پالی اسکل میں علا  
کوڑس پر حالت ہوئے۔

یہیں جو اسیں انسان کے چالوں پالی اسکول کے چالوں پر جو جی  
دالے تھے اسی طبقے کے کینڈر یا دو بالی نہ سامنے لے  
کے ماتھ فراس پیماری میں۔



# ہند امریکہ ٹیچر تبادلہ پروگرام

گری راج اگروال

روم نہیں بدلتا پڑتا۔ وہاں کلاس روم کے اندر تعلیم کے جدید الات  
جیسے کہ اورہ بینی پر جیکٹ اور ملی میڈیا لائکنٹا لوگی میبا کی جاتی ہے۔ اس  
سے فائدہ ہوتا ہے کہ تیجھر بھاگنے کی دوڑنے کی وجہ سے نہ حال نہیں  
ہوتا۔ اس کے علاوہ کوئی تیجھر چاہے تو اپنے کلاس روم میں ساری  
چیزوں کو اس انداز سے چاہ سکتا ہے کہ ان کے درمیان وہ آرام جھوٹیں  
کر سکے۔ درجنی گوپala کرشن نے ٹھالی کیلی فوریا کے قبھے سان  
اور ہیزو کے سان اور ہیزو بھائی اسکول میں گزشتہ سفر کر رکا۔

ان اندیا (ایوس ای ایف آئی) نے کیا تھا۔ اب اس پروگرام کے تین  
سال مکمل ہو چکے ہیں جس کے دوران نویں جماعت سے بارہویں  
جماعت تک کے طباکوڑھانے والے اساتذہ کو ایک درس سے کروز  
چاہیں سیٹ کیا جاسکے، سرکے اوپر لگے پرو جیکٹ اور اسٹرکام فون؛  
ہندوستانی تیجھروں کو فلٹ برائٹ ہتھاولہ پروگرام کے تحت امریکہ میں  
پڑھانے کے ایک نئے طریقے کا تجربہ ہوا۔ انہوں نے خود کو ایک  
نئے سسٹم میں پایا جہاں اساتذہ اور طلباء کو نصاب کے طریقے مدرس  
اور اسکول کے لئے ڈریس کے اختیار کی مکمل آزادی تھی۔ اس  
تجربے کے برکس امریکی تیجھروں کا تجربہ تھا جنہوں نے ہندوستانی  
کلاس روموں میں بچوں کو پڑھایا جن میں بلکہ بورڈ لکھے ہوئے تھے  
اور ان پر چاک سے لکھا جاتا تھا۔ امریکی تیجھروں کو جتنے طلباء  
و طلبات کو ایک کلاس روم میں پڑھانے کا تجربہ ہے اس سے دو گنی  
تحداوی میں طلباء طلبات ان کی کلاسوں میں موجود تھے۔

آپنا کام پورا کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔  
دوسری طرف تبادلہ پروگرام میں آئے ہوئے امریکی تیجھروں نے  
یہ محسوس کیا کہ اگرچہ یہ مشترکہ نہیں اسکول میں پدماشا دری  
سکھنے کی خواہش رکھتے ہیں لیکن ان کی کلاسیں اتنی بڑی ہوتی ہیں کہ کچھ

دوسرے کو اپنے کلاس روم میں رکھنے۔ چھٹی میں پدماشا دری  
ویگر آلات کو اپنے کلاس روم میں رکھنے۔ چھٹی میں پدماشا دری  
میں حساب سائنس اور انگریزی کے ۸ ہندوستانی اور ۸ امریکی اساتذہ  
بالا بھون سائنس اور انگریزی کے ۸ ہندوستانی اور ۸ امریکی اساتذہ  
نے بتایا کہ ”امریکہ میں اسکول کے تیجھروں کو ہر چیزیں کے بعد کلاس  
نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کا نظم یعنی ہمیڈیا اسٹشنس ایجنس کیشن قاؤنٹریشن

نیچے: دبی میشن (باشین) اپنی میربان، ہندوستانی ساتھی اور تبادلہ تیچر ہندو سینٹر سیکنڈری اسکول، جنثی کی شیلا گیبرل کے ساتھ دعوت میں کھانا نکالتے ہوئے یہ دونوں پورت لینڈ ہائی اسکول میں میں بڑھا رہی تھیں۔

نیچے: گیبرل ایک اسکیٹنگ ٹرپ کے دوران پوز دیتے ہوئے۔



اپر: اٹر فورس اسٹیشن، پونے، بھارت کے کیندریہ و دیالیہ میں انگریزی کے تیچر سمی راج، گیٹ و ریجنل ہائی اسکول، هننگٹن، ساچیو سٹس میں اپنی کلاس میں سوال کرتے ہوئے۔

باشین: کیندریہ و دیالیہ، بنگلور میں حساب کی تیچر راما بالاجی، ایل پورل، مکیلی فورنیا کے یوز مائٹ پارک ہائی اسکول میں اپنے طلباء کے ساتھ سوال کو حل کرنے میں مصروف



ایمن پیچہ میک گرانے حیر آباد ہندر پریش کے کیندریہ و دیالیہ میں پڑھا لیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اکثر ویٹر ہندوستانی تیچروں کو اپنے تدریسی فرانش سے الگ بھی اختلاف کام کام اور ثقافتی نمائشوں کا اختلاف کرنے کی فاضل ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں۔ وہ مونٹ کے رٹ لینڈ ہائی اسکول میں انگریزی کی تیچر ایمن پیچہ میک گرانا کا خیال ہے کہیے کیندریہ و دیالیہ پر میں انگلش کے تبادلہ تیچر کے طور پر اپنے فرانش کی ادائیگی سونپی گئی تھی جہاں کلہر نے بہت کم وقت میں کمی سوجا بی پرچے دیکھے۔ ان کا کہنا ہے کہ جوانی پرچے دیکھنے کا عمل بالعموم تیچر پر فاضل بوجھتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ”ایک کافر نہ کے دوران مقابلوں کی تاثر کرتے ہوئے میں نے یہ پیچہ بھی چیک کیے۔“

جیسے جیسے سفر ختم ہونے کے قریب آیاں طرح کی واردا توں کی وجہ سے امریکی تیچروں کو حساس ہوا کہ ان کے ہندوستانی احباب کتنی مشکل میں پڑھاتے ہیں۔ کیلی فورنیا کے سان لوریز ہائی اسکول کے حساب کے تیچر اشانتی برائی نے جنہوں نے چنتی کے پدم اشادری بالا جھون اسکول میں ایک تبادلہ تیچر کے طور پر پڑھایا کہا کہ ”محبّت گھنگھاں ہے کہ میں جب سے یہاں پہنچا ہوں تب سے کسی وقت کام کرنا بند نہیں ہوا۔ میں ہندوستانی اساتذہ کے سارے طریقے کا کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ وہ کیسے پڑھاتے ہیں، گریڈ سازی کا سارا کام کرتے ہیں، تجربہ گاہوں میں بھی بچوں کو بہت کچھ سکھاتے ہیں، رپورٹ کارڈ لکھتے ہیں، بچوں کی پریشانیوں کو دور کرتے رہے ہیں۔“ گرفتار کیلی فورنیا کے سان فرانسکو میں جان اور کوئی ہائی اسکول کی تیچر ہیں۔ انہوں نے گھرات میں شہر احمد آباد کے انکلو یہ اسکول میں بایلووچ اور ما جولیانی سائنس پڑھائی۔

مساچیو سٹس کے ہنگٹن میں گیٹ و ریجنل ہائی اسکول کے روڈنی کلہر نے بھی ایسی احساسات و جذبات کا اظہار کیا۔ اپنی

### مزید معلومات کے لئے:

فل براٹ تیچر تبادلہ پروگرام

<http://www.fulbright-india.org/Scripts/ForU.SNationalTeachersTeachersExchange.aspx>

انترنیٹ پر عالمی تعاون کے لئے تیچر گائیڈ

<http://www.ed.gov/teachers/how/tech/international/index.html>

کاریں دھوؤں ایں۔ فذ اکٹھا کرنے کے لئے انہوں نے کھانے پینے کا سامان بھی فروخت کیا۔ اس سے میں بڑا متاثر ہوا،” امریکہ میں ان کے رابطہ کار کے طور پر جس تجھ کو مقرر کیا گیا تھا وہ تجھ سی راج کو روزا پنچی کار میں گھر سے اسکول لے جاتا تھا اور اسکول سے وہیں گھر لاتا تھا۔ آدھے گھنٹے کے اس سفر کے دوران وہ لوگ تعلیمی نظام اپنے تمدن زبان اور مقوم کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کرتے تھے۔

امریکی اساتذہ کو بھی کچھ جران کن تحریرات ہوئے۔ داپوئے نے جب تھی دہلی کی ایک بڑی سڑک پر ایک ہاتھی کو جوم جیوم کر چلنے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا۔ اگست میں شدید گرمی کے موسم کے باوجود ”حقیقی“ ہندوستان کا مزہ چکھنے کے لئے انہوں نے ایک مقامی بس میں سفر کیا۔ دیوالی اگرچہ بہت پر شور اور کشافت آلوچی مگر یہ بھی ان کا ایک تحریر ہے گا۔ دیوالی انہوں نے اپنے میزبان خاندان اور اپنے بیٹے میتھچوں کے ساتھ منی۔ ان کا میلان سے ملنے کے لئے امریکہ سے آیا تھا۔

شیلا گیرل نے بتایا کہ ”فل برائٹ پر گرام کا تحریرات شدید ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ چھ مہینہ پہلے جب میں ہندوستان سے گئی تھی اب جو تھی اب بھی وہی ہوں۔ میں جاتی ہوں کہ جب میں اپنی پہچانی در حقیقت پوچھ لے تو اپنے ہندوستانی جوتوں میں ہی اپنے بھر ڈالنے پڑیں گے لیکن مجھے اندر یہ ہے کہ جو تھے پھر ایک بارویاتی محسوس کریں گے جیسا پہلے محسوس کرتے تھے۔“ ایک اور ہندوستانی تجھ میزان قاطع پڑوئے ہیوے نہیں ڈے۔ ”بھیجی آوازیں بھی یاد آئیں گی جن میں لوٹ کر واپس آئے کے بعد حیر آباد کے پنچ باغ میں کیندریہ دیالیہ میں پھر پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”ورمونٹ اور اس کے شاداب پہاڑی میری یادوں میں رچ بس گئے ہیں۔ میں نے قدرت کے ایسے حرث اگلیز نہ نوئے کہی نہیں دیکھے۔ مجھے ”گد مارٹنک“ بیٹوں ہاؤ آر یو تو نہ ہیوے نہیں ڈے۔“

میں لوگ تقریباً ہر روز تجھ سے مخاطب ہوتے تھے۔“

ٹھوکو سکے نے کہا کہ ”تبادل پر گرام یکنہری اسکول تجھوں کو میزبان ملک کے بارے میں جانتے اور اس علم کو اپنے یہاں طلباء اسکولوں اور عام لوگوں کے درمیان باشنا کا ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ امریکی ملکہ خارجہ کی کافالت سے چلنے والے اس پر گرام میں ابھی تک ۲۸۷ تجھوں نے حصہ لیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ”یوں لیں ای ایف آئی اساتذہ تبادل پر گرام کے ثابت اثرات سے بہت خوش ہے اور مستقبل قریب کے لئے ہر سال تقریباً ۸ تبادلوں کے ساتھ اس پر گرام کو جاری رکھنے کا منصوبہ بنارہا ہے۔“



اس مضمون کے متعلق اپنی رائے اس پتے پر لکھئے:  
editorspan@state.gov

پاٹکٹ شو کیا۔ یعنی کپیوٹر پر پر گرام دکھائے جس کا عنوان تھا ”ہندوستان: کثرت میں وحدت۔“ انہوں نے بتایا کہ ”اس شو کے دوران پس منظر میں ہندوستانی موبائل بھائی گئی اور پورے شو پر ہندوستانی رنگ تمیاں رکھتے کیلئے ایک ہندوستانی رسٹورن سے منگا کر پکوڑئے پاپڑ اور کنی طرح کی چمنیاں کھانے کو پیش کی گئیں۔“ انہوں نے اپنے تبادلہ اسکول پر گرام میں میان الاقوامی پکوان کا اس خیالات کا لطف لیا۔ انہوں نے بتایا کہ ”امریکی طلباء اور طالبات کی آزادی“ بے تکلفی اور ان کا اختداد ایسی چیزیں ہیں جن کی کسی



اوپر: سان لو رینزو ہائی اسکول، کیلی فورنیا میں حساب کی تیچر آشانتی براج، چنتی کے پدماششاری بالا ہیون سینٹر سیکندری اسکول میں اپنے طلباء کے ساتھ۔

اوپر باشیں: ڈاکٹر جی. ملا کوندیا، ڈائرکٹر میٹا لرجیکل ریسرچ لیبیارٹری، حیدر آباد (باشیں) امریکی تبادلہ تیچر رولینٹ ہائی اسکول ورمونٹ کی ایرن بیتے میک گراؤ کوکیندریہ دیالیہ، کنچن باغ میں سالانہ اسپورٹس ٹھے تقریبات کے موقع پر تبلیغ گئے ہر ان کے ذائقے کے لئے ترافی پیش کرتے ہوئے۔

اوپر: ہنننگن، ساساچیوویشن کی گیت وہ ریجنل ہائی اسکول کے انگریزی کے تیچر روڈنی کلبر، کیندریہ دیالیہ، ایشور فورس اسٹیشن، پونی میں اپنے طلباء اور طالبات سے گھبہ ہوتے ہوئے۔

کیلئے ہندوستانی کھانے پکانے کا بھی مظاہرہ کیا۔

ایک اور ہندوستانی نکام اچھا لگا۔ جس میں طلباء سال بھر ایک ہی کلاس میں سمجھا جاتے ہیں۔ براچنے کہا ”اگرچہ ضرور ہوتا ہے کہ یہ ذات گرہے ہیں لیکن ان کے کچھ طلباء نے بتایا کہ ”برف کے ذریعے گرہے ہیں۔“ سکی راج نے اس مظاہر کو یاد کرتے ہوئے کہ لیکن سال بھر سمجھا جاتے ہیں جو کہ کلاس روم کے اندر اعتماد اور برادری کی ایجاد کرنے کی مدد ملتی ہے۔ مجھے یہ بھی پسند آیا کہ طلباء ذریعات نے ننگے بیڑوں اور سدا بہار صنوبر کے درختوں کو سیدھا رنگ میں رنگ دیا اور پوری فطرت کو ایک بد اغ سیدھی مظفر عطا کر دیا۔“

ہندوستانی اساتذہ اپنے امریکی طلباء اور طالبات کے چندہ صحیح کرنے کی سرگرمیوں سے بھی جی راج رو گئے۔ سکی راج نے بتایا ”کچھ طلباء اور طالبات نے کاروں پر پانی کا چھڑکا دیا کیا“ وہ مدرسہ نے ”چھ شیلا گیرل نے اپنے اسکول کے طلباء اور اساتذہ کیلئے ایک پاور